## معجم مصادر اسلامی

# ایک علمی منصوبہ

○ ——— سیّد عبداللہ

خطبۂ استقبالیہ جو اسلامی موضوعات کے بارے میں جامع کتاب الحوالہ کے منصوبے کی افتتاحی تقریب میں ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء کو سینٹ ہال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پڑھا گیا۔

خواتین و حضرات! یہ تقریب ایک علمی قومی ضرورت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اس میں شرکت فرما کر آپ نے ہمیں ممنون کیا ہے، میں خاص طور سے مخدوم محترم مولانا کوثر نیازی، وزیر مذہبی امور و چیئرمین اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا شکر گزار ہوں جن کے اوصاف و مناقب کی فہرست اتنی طویل ہے کہ میں بیان کرنا چاہوں بھی تو نہ کر سکوں۔ ادیب، مصنف خطیب، سیاست شناس اور عالم، مسلمانوں کے دینی و دنیوی مزاج کے نباض، عمر گرم اور دل گرم، بہت سے عنوان ہیں جن کے تحت ان کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کی توصیف ہو سکتی ہے۔

وہ آج ہمارے درمیان ایک ایسے علمی و قومی منصوبے کے سلسلے میں تشریف فرما ہیں جسے بشرط تکمیل، پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لئے مفاخر و معالی کی فہرست میں شمار کیا جا سکے گا۔ یہ ایک ایسی کتاب حوالہ کی تدوین کا منصوبہ ہے جس کی ضرورت اسلامی موضوعات کے ہر شعبے سے دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کو ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے موصوف پاکستان کے اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے چیئرمین بھی ہیں۔ مگر اس انسٹی ٹیوٹ کے متعلق آپ کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہو گی کہ موصوف

نے اپنی صدر نشینی کے مختصر عرصے میں اس ادارے کو احیاء علوم اسلامیہ کا ایک اہم مرکز بنا دیا ہے۔ انہوں نے ادارے کا MOTIVATION یا قبلہ مقصود درست کر دیا ہے۔ اب اس ادارے کے مصنف محض معذرتی تحریریں نہیں لکھا کریں گے بلکہ اسلام کو ایک مثبت علمی و عملی تحریک ثابت کر کے اسلام کے حوالے سے علم کے نئے امکانات کو موضوع بحث بنایا کریں گے۔

محترم نیازی صاحب کے سامنے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جدید مغرب کے معاشرتی علوم کو مسلمان بنایا جائے اور جدید ترین مغربی کتابوں پر اسلامی شعوریات کی روشنی میں حواشی اور تنقیدات لکھی جائیں۔ لہٰذا اگر میں نے اس جامع کتاب الحوالہ کے بارے میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے انہیں تکلیف دی ہے تو یہ بے جا اقدام نہیں، یہ انہیں کا منصب تھا کہ وہ وزیر امور مذہبی اور اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے صدر کی حیثیت سے اس منصوبے کی رہنمائی، سرپرستی اور سربراہی قبول فرماتے۔ چنانچہ وہ بکمال مہربانی اس کے تعارف و افتتاح کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے ہیں جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔

اس کتاب حوالہ کے مفصل کوائف، مطبوعہ تفصیلی تعارف نامے میں موجود ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ اس کا مطالعہ کر لیجئے میں صرف چند بنیادی اطلاعات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ اس منصوبے کے تخیل کو منظم شکل دینے میں مجھے محترم نیازی سے مسلسل ملاقات اور مشاورت کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اگر ان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں اتنے بڑے منصوبے کی تشکیل میں کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ آج کے عملی دور میں ضروری ہے کہ اہل ملک کو تجویز یا منصوبے کے مقصد اور ضرورت کے بارے میں اچھی طرح مطمئن کیا جائے۔ تخیلات و طلسمات کا دور ختم ہو چکا ہے، اگر جادو جگانا ہو تو وہ ایسا ہونا چاہئیے جو واقعی سر پر چڑھ کر بولے۔ اگرچہ میرے پاس وہ جادو تو نہیں جو کسی کے سر پہ چڑھ کر بولے تاہم میں ایک ایسا بنیادی منصوبہ قوم کے سامنے پیش کر رہا ہوں جس کی افادیت سے کسی کو انکار نہ ہوگا۔ منصوبے کی اشد ضرورت کے بارے میں چند گزارشات سن لیجئے۔

مجھ سے پنجاب یونیورسٹی کے ایک استاد طبیعیات نے جو کسی عالمی کانفرنس کے لئے مقالہ لکھ رہا تھا ایسی کتابوں کے بارے میں دریافت کیا جو مسلمانوں کے طبیعیاتی خیالات کا ملخص بتا سکیں۔ افسوس کہ میں قاصر رہا۔ ایک فلسفی دوست نے اشعریوں کے ATOMISM کے بارے میں ماخذ معلوم کئے میں قاصر رہا۔ ایک اور نے اسلام میں خاندانی نظام، فلسفۂ اصول وراثت اور اسلام میں نسلی مسئلے کے حل کے بارے میں، ایک دوسرے نے موجودہ عالم اسلام میں نظام تعلیم کے خصوصی نقوش کے بارے میں پوچھا —— میں کچھ تو بتا سکا مگر وہ تسلی بخش نہ تھا۔ کچھ عرصہ ہوا مجھے ایک آرمی افسر کی طرف سے ایک مراسلہ اس درخواست کے ساتھ موصول ہوا کہ مسلمانوں نے فن حرب میں کیا کیا اصلاحات وایجادات وترقیات کی ہیں —— مجھے اعتراف ہے کہ میں اس خط کا کوئی تشفی بخش جواب نہ دے سکا۔ کیونکہ میرے پاس کوئی کتاب الحوالہ موجود نہ تھی

اپریل ۱۹۷۵ء کی ایک دوپہر اسلام آباد کلب میں کھانے کی میز پر ایک پڑھے لکھے افسر نے جو مولانا کوثر نیازی کے پاس بیٹھا ہوا تھا قدرے دانشورانہ لہجے میں فرمایا: مولانا آپ فرماتے ہیں اسلام کا مطالعہ کرو۔ مگر یہ کیسے ہو؟ میں نے سب دکانیں چھان ماری ہیں۔ پھر بھی مجھے یہ پتہ نہ چلا کہ اسلام پر کس نے کتنی اور کیسی کتابیں لکھی ہیں۔ مولانا نے چند کتابوں کے نام لئے معلوم نہیں اس افسر نے وہ پڑھیں یا نہ پڑھیں مگر مولانا نے مجھ سے کہا سید صاحب کوئی ایسی کتاب الحوالہ ضرور ہونی چاہیئے جس سے ہر قسم کے قاری کو راہنمائی مل سکے، یہ ہماری بنیادی ضرورت ہے۔

جرمن سنٹر لاہور کے ڈائرکٹر ڈاکٹر روشن باخ چند سال قبل اپنے جرمن مرکز لاہور میں ایک اسلامی لائبریری قائم کرنا چاہتے تھے جس کے لئے انہیں اسلامی کتابوں کی فہرست کی ضرورت تھی۔ میں نے شیخ محمد اشرف کی فہرست انہیں دے دی —— مگر وہ تو محدود تھی۔ اس سے کام نہ چلا لہذا وہ مطمئن نہ ہوئے۔

یہ کہانیاں جو میں نے سنائی ہیں ان سے اس منصوبے کا بنیادی مقصد واضح ہے، واقعی ایک ایسی کتاب حوالہ کی ضرورت ہے جس سے اسلام اور اس کی تاریخ و تہذیب سے متعلق کسی موضوع کے مطالعے کا خواہش مند بآسانی یہ معلوم کر لے کہ اس پر کون کون سی مستند کتابیں موجود

ہیں اور ان میں سے اسے کون کون سی پڑھنی چاہئیں۔ اس طرح اسے گھر بیٹھے رہنمائی مل جائے، اور لائبریریوں کے طویل طواف کی ضرورت نہ پڑے۔ ہر حوالے کے ساتھ ایک آدھ سطر میں اس میلان کا بھی ذکر کر دیا جائے جس کے تحت مصنف نے کتاب لکھی۔

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرح پڑھنے والے کو کتنی سہولت مل جائے گی۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مغربی ملکوں میں ہر مضمون کے بارے میں اس طرح کی مختلف النوع کتابیات میسر ہیں، مفصل اور عالمانہ و محققانہ بھی، متوسط درجے کے معیار پسند قاری کے لئے بھی، اور عملی قسم کے عام مطالعہ کنندہ کے لئے بھی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مونوگرافوں کا ایک سلسلہ ہے جس کا نام ہے WHAT TO READ اس کے تحت نہایت مستند عالموں کے لکھے ہوئے انگریزی کتابچے موجود ہیں۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک عام طالب علم کو ان سے کتنا فائدہ ہوتا ہوگا۔ میں نے ایک متوسط درجے کی کتاب شنکنگ کی BIBLIOGRAPHY OF SHAKESPEARE دیکھی تو حیران رہ گیا۔ وسیع ترین کتابیات کا سلسلہ اس سے الگ نوع کا ہے۔ اس میں ہر موضوع پر سب کتابیں موجود ہوتی ہیں جن سے طلبہ محققین اور عام قارئین کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور اب تو جدید عربی زبان میں بھی ایسے سلسلے جاری ہو گئے ہیں جن میں قدیم معاجم سے بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور جدید ترین حوالے بھی آجاتے ہیں۔

مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ مصر و شام اور باقی اسلامی دنیا میں اہم موضوعات پر لکھی ہوئی تازہ ترین کتابیں بھی مسلمان ملکوں کے اہل علم و تحقیق کے علم میں نہیں ہوتیں حالانکہ ہم اتحاد عالم اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور تازہ مطبوعات کے بارے میں فہرستوں کے تبادلے بھی ایک دوسرے سے ہمیں باخبر رکھ سکتے ہیں ـــــــ، کلچرل اتحاد کی ایک شکل یہ بھی تو ہے۔ تعجب کا مقام ہے کہ اسلام اور اس کے متعلقات کے بارے میں اردو تو کیا انگریزی میں بھی کوئی موزوں جامع کتاب الحوالہ نہیں ملتی سلے دے کر فان ہیولر کی ایک کتاب ہے لیکن وہ ناقص ہے اور ساٹھ ستر سال پرانی۔ کربسول کی ایک عمدہ کتابیات مسلمانوں کے فنونِ لطیفہ کے متعلق ہے لیکن جامع وہ بھی نہیں۔ شاید ایک آدھ اور بھی ہو۔ اس خلا کی وجہ سے، محققین اور اہلِ قلم کی مشکلات کا

اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ملک کے عام قاری جنہیں اسلام کے عقائد اور مسائل و نظریات کے متعلق قدرے علمی اور جامع کتابیں دیکھنی ہوتی ہیں۔ انہیں سخت پریشانی ہوتی ہے۔ اکثر نئے تعلیم یافتہ لوگ شاکی ہیں کہ اسلام پر کوئی عمدہ کتاب نہیں ملتی۔ اگر حوالے کی کتابیں ہوتیں تو وہ گلہ نہ کرتے۔ تعلیم یافتہ لوگ اسلام سے باخبر ہونا چاہتے ہیں مگر ان پر دروازے بند ہیں۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ ہزاروں موضوعات ایسے ہیں جن کے لئے بنیادی حوالے علمائے خاص کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ خود عالم اسلام کے موجودہ دینی، معاشرتی اور اقتصادی حالات کے بارے میں کوئی مستند کتاب نہیں ملتی اور جو ملتی ہے وہ ملوث ہوتی ہے۔

ہمارے یہاں لاہور میں اردو دائرہ معارف اسلامیہ موجود ہے لیکن اس کا طریق تدوین کچھ ایسا ہے کہ اس میں شخصیات و مقامات پر تو مواد کثیر ہے مگر نظریات و عقائد پر کچھ زیادہ مواد نہیں ——— اور پھر یہ کتاب اتنی ضخیم اور مہنگی ہے کہ عام قارئین کی قوت خرید سے باہر ہے۔ اس میں مواد تو مل جاتا ہے لیکن ترتیب موضوعاتی نہیں حروف تہجی کے مطابق ہے جس کے باعث سب موضوعات گڈمڈ ہیں۔ مثلاً خود فن حرب کے بارے میں جو سوال نامہ آیا تھا اس کے لئے کئی مختلف جلدیں دیکھنی پڑیں پھر بھی سارے ضروری حوالے نہ مل سکے۔ امریکہ میں نیگرو اسلامی تحریک، افریقہ میں اسلامی مراکز اور سلسلے، وسطی ایشیا میں مسلمانوں کی حالت، عالم اسلام کے تعلیمی نظامات کی موجودہ صورت، قدیم زمانے میں مسلمانوں کے علوم، تحریکات اور دوسرے کلچرل ادارے ——— ان کے متعلق مستند معلومات کی اگر کسی کو ضرورت ہو تو اسے طویل جستجو کرنی پڑتی ہے۔ ان وجوہ سے یہ مناسب معلوم ہوا کہ ایک کتاب الحوالہ (معجم مصادر اسلامی) تیار کی جائے جس کے کئی حصے ہوں جن کا میں نے مفصل تعارف نامے میں ذکر کر دیا ہے۔ ہر حصہ مستقل اور موضوعاتی ہونا کہ ہر حصہ الگ بھی خریدا جا سکتا ہو۔ اس منصوبے کی باقی جزئیات تعارف نامے میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ میں نے اس میں املاء، رموز، مخففات اور طریق اندراج کے متعلق سب کچھ لکھ دیا ہے۔ باایں ہمہ اس کتاب کے ڈھانچے کے بارے میں بعض مزید تصریحات ضروری ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جو منصوبہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ طویل الذیل ہے۔

میں نے اسے دانستہ ضخیم و بسیط رکھنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اوّل تو میری اپنی طبیعت عظیم منصوبوں سے دلچسپی رکھتی ہے۔ دوم میری آرزو ہے کہ ہماری قوم میں عظیم مہمات سے دوچار ہونے کا ذوق پیدا ہو۔ چونکہ ہماری قوم میں سہل پسندی اور کم ہمتی بہت ہے اس لئے بہت سے لوگ یہ ضرور کہیں گے عمر اتنی مختصر اور منصوبہ اتنا بڑا۔

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

ایک دوست نے کہا یہ کام تو کھجور کا پودا لگانے کے برابر ہے، میں نے کہا: لگانے والا نہ کھائے، کوئی تو کھائے گا۔ میں نے ۱۹۴۱ء میں پنجاب یونیورسٹی عربی فارسی کانفرنس میں اردو انسائیکلوپیڈیا کی ایک تجویز پیش کی تھی۔ میرے مرحوم استاد مولوی محمد شفیع کے سوا ہر کسی نے کہا: یہ کھجور کا پودا ہے بلکہ شیخ چلی کے باغ خیال کا ایک ثمر موہوم ہے —— مگر آپ نے دیکھا وہ پودا اب پھل دینے لگا ہے اور لوگ کھا بھی رہے ہیں۔

میں کم ہمتی اور سہل پسندی کی باتیں نہیں سنا کرتا۔ بڑی قومیں اپنے بڑے منصوبوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ بزرگوں کو تو چھوڑیے تیس تیس جلدوں کی تفسیروں کے علاوہ ابن منظور کی لسان العرب، اصفہانی کی کتاب الاغانی کی بیس جلدیں، یاقوت حموی کی معجم الادبا اور معجم البلدان کی علی الترتیب جلدیں —— اور ۸، ۱۰ جلدوں پر مشتمل کتابیں تو سینکڑوں ہیں جو بیشتر ایک ایک شخص نے لکھی ہیں۔ اور ابن الندیم کی کتاب الفہرست، حاجی خلیفہ چلپی کی کشف الظنون اور طاش کبری زادہ کی کتابوں سے تو اہل علم پہلے ہی باخبر ہیں۔ ابھی ابھی کویت سے ایک جزوی کتاب الحوالہ کا آغاز ہوا ہے جس کا نام الموسوعة الفقهيه ہے جو وزارت اوقاف کی شائع کردہ ہے۔ اس کا انداز تدوین تقریباً وہی ہے جو میں نے تجویز کیا ہے۔ یہ کتاب میرے اندازے کے مطابق پندرہ جلدوں میں پوری ہوگی۔

ایک اور کتاب کویت سے المعجم فی الفقہ الحنبلی کے نام سے شائع ہو رہی ہے، ابن قدامہ کی المغنی کا اشاریہ ۲ جلدوں میں ہے، اس وقت ایک ترک عالم فواد سیزگن، التراث العربی کے نام سے عربی ادب کی کتابیات جرمنی میں بیٹھ کر چھاپ رہا ہے —— یہ بھی کئی جلدوں میں ہوگی۔

تو معلوم ہوا کہ علمی دنیا کی نظر میں کتاب الحوالہ عام قارئین سے لے کر اونچے محققین تک سب کے لئے مفید بلکہ بنیادی ضرورت کی شے ہے۔ ایک صاحب ROY STOKES نے MANUAL OF BIBLIOGRAPHY میں لکھا ہے کہ ببلیوگرافی تمام موجود علم کا مصغر فلم ہے جو انسانوں کی جملہ علمی کوششوں کا مکمل ریکارڈ محفوظ رکھتا ہے۔

لیکن حضرات میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ میری مجوزہ معجم مصادر، ببلیوگرافی نہیں ہو گی بلکہ کتاب الحوالہ ہو گی جس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں موضوعات کے بارے میں صرف ان منتخب کتابوں کے نام آئیں گے جن کا پڑھنا قاری کے لئے ضروری ہو گا۔ اس لئے اس کی ضخامت کم بھی ہو سکتی ہے تاکہ ہر کوئی خرید سکے۔ ہر حوالے کے ساتھ دو تین سطروں میں یہ بھی لکھا جائے گا کہ مصنف کا نقطہ نظر کیا ہے۔ پرانی کتابوں کے سلسلے میں مسالک کا ذکر آئے گا۔ نئی کتابوں کے بارے میں بتایا جائے گا کہ یہ پادریانہ مناظرانہ یا معروضی غرض مندانہ، سیاسی، استعماری اور مقصد تفریق بین المسلمین ہے یا دیانتدارانہ تحقیق اور اسلام اور مسلمانوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہے یا مغربی ذہن و ذوق کے گہرے تعصبات ابھارے ہیں۔ یہ ہماری کتاب الحوالہ ملک کی قومی زبان اردو میں ہو گی۔ ہر عنوان حروف تہجی کے اعتبار سے ہو گا اور دو ڈھائی سطروں میں عمومی اور متفق ترین معنی یا تشریح بھی درج ہو گی۔ عربی، فارسی، اردو، انگریزی، ترکی کتابوں سے استفادہ زیادہ ہو گا۔